بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۸ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۷ احسان ۱۳۴۷ھش ۷ جون ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۲۶

مسعود احمد چوہدری نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ کو سب شے پر مقدم رکھے۔

"ابدال قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں۔ سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔ تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ۔ ویل کے معنی لعنت کے بھی ہوتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۶ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ضعف میں تو معمولی سا افاقہ ہے لیکن ٹانگ میں تا حال بہت درد ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۶ احسان۔ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب پچھلے دنوں اپنی زمینوں پر گئے ہوئے تھے۔ وہاں پاؤں پھسل کر گرنے کی وجہ سے شانہ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ آپ بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۹ احسان ۱۳۴۷ھش مطابق ۹ جون ۱۹۶۸ء بروز اتوار اپنے اپنے ہاں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کریں۔ ان جلسوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر آپ کی انتہائی ارفع و اعلیٰ شان اور بنی نوع پر آپ کے عظیم الشان احسانات کو پیش کیا جائے تاکہ سامعین آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اخلاق عالیہ سے واقف ہوں اور انہیں خود اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق ملے۔

ناظر اصلاح و ارشاد

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ کی مکمل ادائیگی

مخدومہ محترمہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ عقیلہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں پانچ ہزار روپے کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے فاؤنڈیشن کے پہلے سال میں یعنی ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک ساڑھے تین ہزار روپیہ ادا فرما دیا تھا۔ دوران سال رواں میں ایک ہزار روپیہ جنوری ۱۹۶۸ء میں ادا فرما دیا۔ بقیہ پانسو روپیہ اب ادا فرما دیا ہے۔ گویا دوسرے سال کے اختتام سے پہلے پوری موعودہ رقم پانچ ہزار روپیہ ادا فرما دی ہے جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

جماعت کے دوسرے احباب کو بھی اللہ تعالیٰ اس نمونہ کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ احسان ۱۳۴۷ ہش

درود شریف قبولیت کی کلید ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا ہے از روئے قرآن کریم فرض ہے۔ یہ حکم خداوندی ہے جس کی نافرمانی ایک مسلمان نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں درود و سلام کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور جیسا کہ معلوم ہے درود شریف بہترین دعا ہے جو ایک مسلمان کر سکتا ہے۔ یہ ایسی دعا ہے۔ جو خود اللہ تعالےٰ مومنوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کرتا ہے مگر چونکہ اللہ تعالےٰ کی دعا یہی ہے کہ وہ اپنی نعمتیں مومنوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ارزانی کرے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے لئے بھی وہ لفظ استعمال فرمایا ہے جو مومنوں کے لئے مقرر کیا ہے تاکہ اس لفظ کی اہمیت واضح ہو جائے۔ الغرض صلوٰۃ ایسی دعا ہے جو وقیع ہے اور جو قبولیت کے لئے بہترین ہے۔ اور فوری اثر رکھتی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا ہے بلکہ ان مومنوں کے لئے بھی یہی لفظ اپنے لئے استعمال فرمایا جو دن رات اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ احزاب کی آیات ۴۲ تا ۴۵ سے واضح ہے۔ اس طرح صلوات اعلےٰ قسم کی دعا کو کہتے ہیں جو جلد سے جلد پایۂ قبولیت کو پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر دعا کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اس طرح دعا جلد قبول ہوتی ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ چونکہ درود شریف ایسی دعا ہے جس کو فوری قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے جب ہم دعا سے پہلے درود شریف پڑھتے ہیں تو گویا قبولیت کے دروازہ کو کھولتے ہیں۔ اور جب قبولیت کا دروازہ کھل جاتا ہے تو ہماری دعا بھی بفضل خدا رحمت کے محل میں داخل ہو جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ درود ایک نلکی ہے جس کے ذریعہ دعا بارگاہ قبولیت میں آسانی سے پہنچ جاتی ہے ظاہر ہے کہ جس دعا کے لفظ کو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے سرفراز کرتا ہے۔ وہ گویا سب سے زیادہ قبول ہونے کا حق رکھتی ہے اور دیگر دعائیں بھی جو درود شریف کے ساتھ کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا افتخار حاصل کرتی ہیں۔

دوسری چیز دیکھنے والی یہ ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ ہی مومنوں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتا۔ بلکہ فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے درود بھیجنے کی تشریح تو ہم کر چکے ہیں۔ یعنی وہ دعا جو اللہ تعالےٰ پہلے ہی قبول کر چکا ہے۔ اور جو اس کی رحمت کی صورت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ تاہم دوسرے درجہ پر فرشتوں کا درود بھیجنا ہے۔ یعنی نہ صرف اللہ تعالےٰ بلکہ اس کے فرشتے بھی دعا کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو دعا فرشتے کرتے ہیں۔ ان کی قبولیت بھی مصدق ہے۔ فرشتے وہ وجود ہیں جو بدی سے مبرا ہوتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کے سوا اور کوئی خواہش نہیں رکھتے۔ ظاہر ہے جب فرشتے کسی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو ایسی دعا کی قبولیت بھی یقینی ہے۔

اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ درود شریف قبولیت دعا کی کلید ہے یعنی درود شریف سے قبولیت کے محل کا دروازہ کھلتا ہے اور انسان اس بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جس میں رحمت کی خوشبو رحمت کی نسیم کے دوش پر پرواز کرتی ہے۔ الغرض درود شریف سے اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا باب ہم پر کھل جاتا ہے۔ اور ہم جو دعا مانگتے ہیں۔ شرف قبولیت حاصل کرتی ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعو لہ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴ و ۲۵)

فرمایا:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فیوض عجیب در عجیب شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

اور فرمایا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالےٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (الحکم جلد ۷ نمبر ۸ صفحہ ۷)

قطعات

سبک سیرم ز آب و گل پریدم
بہ آں سوئے مہ و انجم رسیدم
نگاہے باز کردم در حریمش
کشیدم پردہ را دیدم تپیدم

نفس از جانِ سوزانم کشیدم
نفس اندر تنِ مُردہ دمیدم
من از فیضِ مسیحائے زماں ہم
جہانے را دوائے آفریدم

(سعید احمد اعجاز)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھتا ہے

قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ اور زندگی کے عملی میدان میں اسکی تعلیمات پر عمل کرو

موجودہ زمانہ کے غلط فلسفوں کو صرف قرآن کریم کا حربہ ہی پاش پاش کر سکتا ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا طلبہ سے خطاب

مؤرخہ ۳۱ امان ۱۳۴۷ ہش (۳۱ مارچ) کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور نے بہ حیثیت صدر جو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے :-

ایھا الاحباب

اس مبارک تقریب میں طلبہ سے خطاب کرنے کے لئے تعلیم الاسلام کالج کی منتظمہ نے اس ناچیز کو جو اعزاز بخشا ہے اس کے لئے خاکسارانہ دل سے شکر گزار ہے جو منتظمین اپنے عزم و ہمت سے ربوہ کے بیابان میں ایک اعلیٰ درجے کا کالج تعمیر کر سکتے ہیں اور اسے مثالی طریق پر چلا سکتے ہیں ان کی کرم فرمائی سے یہ کرامت بھی مستبعد نہیں کہ ایک ذرہ بے مقدار سے یہ خوشگوار کام لے سکیں۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

اس موقعہ پر خاکسار رسماً اور تکلفاً نہیں بلکہ خلوص اور دردمندی کے ساتھ چند ایسی باتیں بیان کرنا چاہتا ہے جو میرے نزدیک کالج کے طلباء کے لئے اور نیز فارغ التحصیل دوستوں کے لئے مفید ہو سکتی ہیں وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ہر ایک درسگاہ کے ساتھ کچھ روایات اور اغراض وابستہ ہوتی ہیں جو اس کو زندہ رکھتی ہیں تعلیم الاسلام کالج کے ساتھ جو روایات اور اغراض وابستہ ہیں وہ یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

۳ مارچ ۱۸۹۸ء کو قادیان میں تعلیم الاسلام سکول جاری ہوا جس کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا :-

"ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے تاکہ یہ علوم خادم دین ہوں ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے یا بی۔ اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمتِ دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اس لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آسکے۔"

اس کے بعد ۲۸ مئی ۱۹۰۵ء کو تعلیم الاسلام کالج کا اجراء ہوا۔ اس افتتاح کا نظارہ بھی بڑا دل سوز اور سبق آموز تھا۔ حضور نے فرمایا :-

"جب افتتاح کا جلسہ ہو گا میں بیت الدعا میں جا کر دعا کروں گا۔"

چنانچہ کالج کا افتتاحی جلسہ ہوا اس موقعہ پر قرآن کریم۔ کرہ ارضی اور نیز سائبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ) (جو بعد میں خلیفۃ المسیح اوّل ہوئے) نے نصیحت فرمائی کہ :-

"تم کو اس قرب الٰہی کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے جس سے عرب کی نابود ہستی بود ہو کر نظر آئی وہ ذریعہ قرآن کریم ہے کہ جس سے اس کرہ پر ان کو حکمرانی حاصل ہوئی تھی۔ مگر اصل جڑ یہ تھی کہ فضل الٰہی کا سائبان بھی ان پر تھا۔ کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی و دنیوی تربیت ہو۔ پھر کتاب پر دستور العمل ہو۔ اس کے بعد دیکھو کیا کامیابی ہوتی ہے۔"

اس افتتاح کے وقت حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ السلام بیت الدعا میں دعا فرما رہے تھے اور حضور نے فرمایا :-

"اس کالج کے لئے بہت دعا کی۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔"

غرض سکول کے بعد تعلیم الاسلام کالج مندرجہ بالا حالات میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق چاہتے ہوئے اور اسے اسلام کی ترقی کے لئے ایک ذریعہ جانتے ہوئے جاری ہوا اسی لئے اس کا نام تعلیم الاسلام کالج رکھا گیا۔

کچھ عرصہ تک جاری رہ کر یہ کالج بند ہو گیا لیکن پھر ۱۹۴۴ء میں یہ کالج ایف۔ اے کلاس تک جاری ہوا اور ۱۹۴۶ء میں بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کلاسیں جاری ہو گئیں اور ۱۹۶۲ء میں ایم۔ اے کی کلاسیں بھی شروع ہو گئیں۔

اس کالج کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین ماہران تعلیم کی راہنمائی حاصل رہی ہے اور جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے آکسن کو اللہ تعالیٰ نے خلافتِ ثالثہ کے فرائض سپرد فرمائے تو کالج کی قیادت میرے پرانے دوست اور محترم قاضی محمد اسلم صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کے سپرد ہوئی۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے جو کالج کے شامل حال ہوا۔

اس کالج کا ماحول بفضلِ خدا ہمیشہ اسلامی رہا ہے اور اس میں کبھی غیر اسلامی اثرات داخل نہیں ہو سکے علاوہ ازیں ہمارے ملک کے نامور ماہران تعلیم اور ممتاز مشاہیر کی تقریریں اور مشورے اس کالج کی ترقی کا باعث رہے ہیں اور صحت مند روزشیں اور علمی مقابلے پہلو بہ پہلو جاری رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امتحانوں کے نتائج اور روزشی کھیلوں کے نتائج دونوں لحاظ سے یہ کالج ممتاز اور نمایاں رہا ہے اور ان سب باتوں سے بڑھ کر کثیر اشخاص اس کالج نے پیدا کئے جو تبلیغ اسلام کے لئے بیرونی ممالک میں گئے یا ملک و ملت کی خدمت میں مصروف رہے۔

طلباء کی تربیت ایسے ماحول میں ہوئی جہاں دن رات اللہ اور رسول کا ذکر بلند ہوتا رہا ہے۔ قرآن و حدیث کا درس، نمازوں کی پابندی۔ اخلاق و آداب کی نگہداشت دستور العمل رہا ہے اس ماحول میں طلباء تعلیم پاتے رہے ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ ہمیشہ رہا ہے کہ شاید ہی کوئی ہفتہ یا مہینہ خالی جاتا ہو۔ جبکہ کوئی نہ کوئی احمدی مبلغ بیرونی ممالک میں کئی برس تک تبلیغ اسلام کر کے مرکز سلسلہ میں واپس نہ آتا ہو۔ اور ایک دوسرا مبلغ اس کی جگہ پر کرنے کے لئے سفر پر روانہ نہ ہوتا ہو۔ استقبال اور الوداع کے یہ نظارے ہمیشہ ایمان افروز رہے ہیں جن سے ایثار عزم اور ہمت کا سبق ملتا رہا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کا تعلیمی اور تربیتی ماحول دنیا میں کسی اور جگہ پایا نہیں جاتا اور جو دوست یہاں سے فارغ ہو کر جا رہے ہیں انہیں ایک مختلف ماحول سے واسطہ پڑے گا اور ان کا فرض ہونا چاہیئے کہ جو دینی اور دنیوی تعلیم و تربیت انہوں نے یہاں حاصل کی ہے اسے ہر حال میں دائم قائم رکھیں۔

دنیا میں عام طور پر دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو زمانے کی رو کے ساتھ بہہ جاتے ہیں اور اخلاقی قدریں کھو بیٹھتے ہیں ایسے لوگ ابن الوقت ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو غلط ماحول پر غالب آتے ہیں اور اسلامی اقدار اور اخلاق کو قائم اور برقرار رکھتے ہیں ایسے لوگ ابوالوقت ہوتے ہیں اور یہ مومن کی شان ہے کہ وہ ابن الوقت نہ ہو بلکہ ابوالوقت ہو۔

جو علم آپ نے حاصل کیا ہے دراصل وہ آئندہ علم حاصل کرنے کے لئے اور علمی خزانوں کو کھولنے کے لئے ایک کلید ہے۔

تحصیل علم سے انسان کو مرتے دم تک فارغ نہیں ہونا چاہیئے اوّلین اور آخرین میں سب سے بڑے عالم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ تا بدیگراں چہ رسد۔

علمی وسعتیں خصوصاً اس زمانے میں لامتناہی ہیں اور انسان کی عمر تھوڑی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم اور اپنی کامل قدرت سے بنی نوع انسان کے لئے یہ انتظام فرمایا ہے کہ تمام سچے علوم۔ تمام ہدایتیں۔ تمام حکمتیں اور تمام سچے فلسفے قرآن شریف میں رکھ دئے

ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا۔

اور فرمایا کہ:۔

وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اور جب یہ علوم اور حکمتیں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دیں تو یہ بھی فرمایا کہ تمام کامیابیاں اور عزتیں اور سربلندیاں قرآن حکیم کی تعلیم میں ہیں۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

پس اگر آپ قرآن شریف کو حرزِ جان بنائیں گے تو احساسِ کہتری کی بجائے احساسِ برتری آپ کے شاملِ حال رہے گا اور موجودہ زمانے کے غلط فلسفے آپ کی نظر میں ہیچ ثابت ہوں گے تاریخ شاہد ہے کہ قرآن شریف نے گزشتہ چودہ سو سال میں غلط فلسفوں۔ غلط تعلیمات اور غلط قوانین کو ہمیشہ شکست دی ہے اور وہ فرماتا ہے:۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ۔

اور اس زمانے میں دہریت کی رو ہو یا اشتراکیت کی لہر یا دوسرے فلسفے۔ ان کے لئے مقدر ہے کہ قرآن شریف کا حربہ انہیں پاش پاش کر دے جیسا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔"

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔"

جب آپ اس کالج کی فضا سے نکلیں گے تو آپ کو بعض ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا جنہوں نے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا اور اشتراکیت وغیرہ قسم کے فلسفوں میں گرفتار ہو چکے ہیں اور آب نہ دیدہ موزہ از پاکشیدہ کے مصداق ہیں اور

كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً

کا شکار ہیں اور سراب کو چشمہ آب سمجھ بیٹھے ہیں۔ آپ کا فرض ہونا چاہیئے کہ ایسے لوگوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں اسی طرح معاشرے کا ایک طبقہ مغرب زدہ ہو چکا ہے اور مختلف قسم کے ملاہی اور مناہی میں ملوث ہے سینما کی دھت جوئے کی لت وغیرہ ان کا جزوِ زندگی بن چکا ہے اسلامی اخلاق اور اقدار سے وہ بے نیاز ہیں اور نہیں جانتے کہ خود اہلِ مغرب میں سے دانا لوگ ایسی باتوں سے روز بروز تنگ آرہے ہیں پچھلے دنوں مخدومی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے یورپ کے ایک دانا آدمی سے ذکر کیا کہ مغربی ممالک میں جو عفت و حیا کا فقدان پایا جاتا ہے کیا آپ اسے نہیں دیکھتے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ تاریخ کا فتویٰ ہے کہ سلطنتوں کا زوال جن وجوہ سے ہوتا ہے وہ حالات اہلِ مغرب میں پیدا ہو چکے ہیں اور ہمارا زوال قریب ہے یہ وہی بات ہے جو اللہ تعالےٰ کا دائمی قانون ہے۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا۔

اسی طرح عربوں کی گزشتہ جنگ میں شکست کے متعلق شاہ مراکو نے صاف صاف کہا کہ عربوں کی شکست کا باعث اسلامی اقدار کو چھوڑنا ہوا ہے۔ حال ہی میں شاہ فیصل نے بھی یہ آواز بلند کی ہے کہ حجاز میں جو مغربی طور و طریق اثر انداز ہو رہا ہے اسے سختی سے روکا جائے۔

اس بیان سے یہ غرض ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات اور اسلامی تمدن کو ہر حال میں اختیار کریں۔ زمانے کے حالات سے عبرت حاصل کریں تاکہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہمارے ساتھ پورا ہو کہ

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

علاوہ ازیں اب آپ زندگی کے عملی میدان میں داخل ہو رہے ہیں اور تلاشِ معاش کا مرحلہ آپ کو پیش آئے گا۔ اللہ تعالےٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام نہ لینا اسلامی تعلیم کے مطابق اس منعم حقیقی کی ناشکری ہے لیکن بکلی اسباب پر بھروسہ کرنا توحیدِ باری کے منافی ہے اس لئے مومن کی زندگی

اَلسَّعْيُ مِنِّيْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ

کی آئینہ دار ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔

اس تعلیم پر کامل ایمان ہونا چاہیئے اور مشکلات کا حل مشکلات میں داخل ہونے پر منحصر ہے نہ کہ ان سے کنارہ کشی کرنے پر مشکلات کے وقت تنہائی میں خدا سے دعا کرنا اور اسی سے مدد چاہنا اور اس میں استقامت دکھانا مومن کا شیوہ ہے۔

اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے ایک خط سے چند فقرات سنانا چاہتا ہوں۔ خاکسار نے ۱۹۱۱ء میں وکالت کا کام شروع کیا اور اس پیشے کی مکروہات کے متعلق حضور سے رہنمائی چاہی تو حضور نے ارقام فرمایا:۔

"میں دعا کروں گا خدا تعالےٰ آپ کو رزق حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے میرا خیال ہے کہ کوئی پیشہ نہیں کہ جس کو آدمی دلیری کے ساتھ اختیار کرے اور بددیانتی کرنے پر مجبور ہو ہمیشہ دل کی کمزوری انسان کو بدی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے وہ مصائب کا زیادہ دیر تک مقابلہ نہیں کر سکتا اور بعض دفعہ عین اس وقت نیکی کے درخت کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے جبکہ وہ شگوفہ نکالنے کے لئے تیار ہی ہوتا ہے۔"

حضور کی یہ نصیحت ہم میں سے ہر شخص کے لئے مشعلِ ہدایت اور شحنہ راہ ہونی چاہیئے۔

اوپر ذکر ہوا ہے کہ قرآن شریف کو پڑھنا اور سمجھنا اور اس کی تعلیم پر کاربند ہونا ضروری ہے۔ قرآنی علوم کو سمجھنے کے لئے بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کی تفسیر کبیر ظاہری اور باطنی علوم کا خزانہ ہے۔ اب وقت ہے کہ ان کا مطالعہ کیا جائے اور اسے جاری رکھا جائے۔

رپورٹ میں خاکسار کے متعلق تحقیق ام الالسنہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ ۱۹۱۴ء سے ہی خاکسار کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتابوں سے عشق رہا ہے اور اسی سلسلے میں خاکسار نے حضور کی کتاب منن الرحمٰن کا غور سے مطالعہ کیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک نیا علم منکشف ہوا جس سے بقول تبصرہ نگار پاکستان ٹائمز "جو چیز بظاہر ناممکن نظر آتی تھی ایک حسابی صداقت کی طرح آسان ہو چکی ہے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ حضور کی کتابیں ظاہری اور باطنی علوم سے پُر ہیں اور ان کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں۔ فرض کی ادائیگی میں راحت اور یادِ خدا میں اطمینان ہے۔ سادہ زندگی دیانت و امانت کی ضامن ہے اور خوفِ خدا دنیوی و اخروی زندگی میں جنت پانے کی علامت ہے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔

جو باتیں اوپر بیان کی گئی ہیں خدا کرے کہ ہمارے کالج کے طلباء کا نصب العین ہوں اللہ تعالےٰ ان کو دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے ان کی زندگی اسلامی تعلیمات کی آئینہ دار ہو اور کالج کی نیک نامی میں اضافہ کا موجب رہے اور ایسا ہو کہ ان کے اخلاق و اطوار سے ہمارا معاشرہ متاثر ہو۔ ان کی دیانت و امانت راستی اور راست روی تواضع اور انکسار لوگوں سے حسنِ سلوک اور نیک معاملہ قابلِ رشک ہو اور وہ مملکت پاکستان کے لئے ایک مضبوط ستون کی حیثیت رکھیں اور ملک و ملت کے جاں نثار اور وفادار خادم ثابت ہوں اور تعلیم الاسلام کالج کے افتتاح کے وقت جو دعائیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے بیت الدعا میں اپنے رب سے کیں اور جو اغراض اس کالج کی حضور نے بیان فرمائیں وہ دعائیں اور وہ اغراض اس کالج میں تعلیم پانے والوں کے شاملِ حال رہیں اور اللہ تعالےٰ انہیں اور اس کالج کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ یا ربّ العالمین۔

خاکسار

محمد احمد مظہر

درخواستِ دُعا

میرے والد فیض محمد صادق صاحب ہائی کورٹ لاہور چند یوم سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد صادق دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد محترم مولوی ابو الفضل صاحب محمود عرصہ سے ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا ہیں اب تکلیف بڑھ گئی ہے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(سعادت احمد۔ ربوہ)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

وہ کفر کی تاریکی میں ہدایت کا چراغ بنکر روشن ہوئے

سرہند میں حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد فاروقی اللہ تعالیٰ کے ایک مقبول بندے تھے۔ آپ کی چوتھی اولاد میں وہ ذات عالم وجود میں آئی جن کا نام تو شیخ احمد فاروقی تھا مگر وہ محبوب سبحانی اور امام ربانی مجدد الف ثانی کے لقب سے دنیا میں مشہور ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت مکہ کو ۹۷۰ سال گذر چکے تھے اور اکہتر دن شروع تھا کہ شوال کی چودھویں تاریخ کو جمعہ کے دن آدھی رات کے وقت آپ پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

آپ نے چھوٹی ہی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا اپنے والد حضرت مخدوم صاحب کی توجہ سے وہ دیانت و علمیت پیدا کر لی کہ بڑے بڑے دقیق مسائل کو آسانی سے حل کر لیتے۔ ان دنوں مولانا کمال کشمیری علیہ الرحمۃ کے علم و کمال کا ہندوستان میں بڑا چرچہ تھا۔ اور سیالکوٹ میں جہاں مولانا کا مسکن تھا۔ اطراف و اکناف سے لوگ جوق در جوق ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت مخدوم صاحب نے بھی مناسب سمجھا کہ ایسے عالم باعمل کے فیض صحبت سے فائدہ اٹھانا چاہیے چنانچہ آپ نے حضرت مجدد کو مولانا کی خدمت میں بمقام سیالکوٹ روانہ کیا۔ مولانا جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ انہوں نے حضرت مجدد کو اپنے رنگ میں رنگ لیا۔ وہیں حضرت شیخ یعقوب کشمیری بھی تھے۔ جو فن حدیث میں فرد تھے۔ انہوں نے بھی حضرت مجدد کو بہت سی کتابیں پڑھائیں۔ اور خصوصاً فن حدیث میں طاق کر دیا۔

درس و تدریس

سند احادیث حاصل کرنے کے بعد حضرت مجدد نے علوم معقول و منقول اور فروع اصول میں وہ نام پیدا کیا کہ سترہ برس کی عمر میں ہی آپ سرمد علمائے روزگار ہو گئے آپ نے درس و تدریس کا شغل جاری کیا اور جس طرح آپ نے علم کی اس نعمت کو حاصل کیا تھا اسی شوق اور اسی خواہش سے آپ بھی لوگوں کو اپنے فیض و برکات سے مستفیض کرنے لگے۔

ابوالفضل اور فیضی سے ملاقات

عمر چھوٹی تھی لیکن شیخ سعدی کئی سو سال پہلے کہہ گئے ہیں کہ

"بزرگی بعقل است نہ بہ سال"

اس لئے علم و درج کا شہرہ دیا سیالکوٹ سے براہ راست آگرہ پہنچا جو ان دنوں اکبر آباد کہلاتا تھا۔ اور جو اکبر کی سلطنت کا دارالحکومت تھا۔ وہاں بوجہ دارالحکومت ہونے کے علماء و فضلاء کی بڑی کثرت تھی۔ آپ بھی وہاں گئے چند ہی دنوں میں لوگ اس کثرت سے آپ کے پاس آنے شروع ہو گئے۔ کہ درس و تدریس کے سوا اور کوئی شغل ہی نہ رہا۔

فیضی اور ابوالفضل یہ دونوں بھائی مردم شناس اور صاحب فضل و کمال تھے۔ انہوں نے اپنے مکان پر بلوا بھیجا لیکن حضرت نے کہلا بھیجا کہ صاحب غرض کو خود چل کر آنا چاہیے۔ وہ خود آئے اور اپنے مکان پر اعزاز سے لے گئے۔ اور تین دن تک شاہانہ دعوتیں ہوتی رہیں اس کے بعد جب ربط و ضبط ہو گیا۔ تو آپ بھی کبھی کبھی ان کے مکان پر چلے جایا کرتے تھے۔

ایک دن فیضی اپنی مشہور بے نقطہ تفسیر لکھ رہا تھا۔ اتنے میں آپ بھی تشریف لے آئے۔ فیضی صاحب نے کہا آپ عین موقع پر تشریف لائے ہیں۔ میں ایک مضمون کو باوجود بسیار غور و فکر کے بے نقط لکھنے سے عاجز ہوں آپ کو ہرچند بے نقط لکھنے کی عبارت نہ تھی لیکن آپ نے اس فصاحت و بلاغت سے قلم برداشتہ فیضی کے مضمون کو بے نقط عبارت میں لکھا کہ فیضی کی خوشی اور حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔

حضرت مخدوم اپنے بیٹے احمد حضرت مجدد سے ملنے کے لئے آگرہ آئے اور ان کو ساتھ لیکر سرہند کی طرف روانہ ہوتے تھانیسر ایک مشہور مقام ہے جب آپ وہاں پہنچے تو وہاں کے رئیس شیخ سلطان نے اپنے ایک خواب کے مطابق آپ کے والد حضرت مخدوم سے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹی کو آپ کے صاحبزادہ شیخ احمد کی غلامی میں دے دوں۔ حضرت مخدوم نے منظور فرمایا اور وہیں شادی بھی ہو گئی۔ لکھا ہے کہ اس رئیس نے حضرت کو اس قدر مالا مال کیا کہ دنیاوی لحاظ سے ان کو کسی کی احتیاج نہ رہی۔ چند دن کے قیام کے بعد آپ اپنے والد کے ہمراہ اپنے وطن سرہند میں واپس آ گئے

آپ کو زیارت بیت اللہ شریف کا بہت شوق تھا لیکن اپنے والد حضرت مخدوم کی ضعیفی و کبرسنی کی وجہ سے اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔ حضرت مخدوم ۱۰۰۷ھ میں جب کہ حضرت مجدد کی عمر ۳۰ سال کی تھی راہی عالم بقا ہوئے۔

حضرت خواجہ باقی اللہ سے ملاقات

حضرت مخدوم کے انتقال کے بعد بظاہر کوئی ایسی بات نہ تھی جو حضرت مجدد کے ارادہ تکمیل حج میں رکاوٹ ڈالتی۔ اس لئے آپ ۱۰۰۸ھ میں سرہند سے بعزم زیارت حرمین الشریفین روانہ ہوئے تو محب قدیم مولوی حسن کشمیری کے ہاں قیام فرمایا۔ . . . . . .

. . . . . کئی دن مولانا حسن کشمیری کے مہمان رہے مولانا حسن ایک قابل قدر بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ کے مخلصان صمیم میں سے تھے انہوں نے ایک دن حضرت خواجہ کا تذکرہ کیا اور ان کے فضائل بیان کئے۔ حضرت مجدد ایسے صاحب فضل بزرگوں کے عاشق تھے مولوی حسن کے ساتھ ان کی زیارت کو روانہ ہوئے حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کیا ارادہ ہے آپ نے عرض کیا زیارت کعبہ کے شوق میں بے تاب ہوں۔ فرمایا مبارک ارادہ ہے لیکن چند دن اگر اور فقراء کی صحبت میں رہ جاؤ تو کچھ مضائقہ نہیں آپ نے ایک ہفتہ کے لئے قیام کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن دو تین مہینے گذر گئے۔

سرہند میں واپسی

جب دہلی سے وطن کو واپس روانہ ہوئے تو حضرت خواجہ نے ایک جماعت طالبان صادق کی آپ کے ہمراہ کر دی۔ لیکن آپ دفن میں رونق افروز ہو گئے تو آپ نے اس جماعت کو واپس روانہ کر دیا اور خود خلوت گزینی اختیار کر لی۔

ایک عرصہ تک اہل سرہند اور گرد و نواح کے پیاسے آپ کے چشمہ فیض سے سیراب و شاداب ہوتے رہے

دہلی کا تیسرا سفر

حضرت مجدد کو سرہند واپس آئے ابھی بہت عرصہ نہیں گذرا تھا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ نے پھر یاد فرمایا اور متفرق اوقات میں دو مکتوب آپ کی طرف روانہ کئے چنانچہ آپ روانہ ہو گئے۔ جب دہلی کے قریب پہنچے اور حضرت خواجہ کو خبر ہوئی تو وہ مع اپنی جماعت کے پا پیادہ آپ کے استقبال کو روانہ ہوئے۔ حضرت خواجہ بغلگیر ہوئے اور باعزاز اپنے ہمراہ لائے۔ یہ ملاقات آخری ملاقات تھی اس کے بعد ظاہری ملاقات کا سلسلہ بوجہ حضرت باقی باللہ کی وفات کے لئے منقطع ہو گیا۔ غرض چند روز قیام کے بعد آپ وطن تشریف لے آئے

لاہور کا سفر

لاہور کو بھی یہ عزت حاصل رہی کہ حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی یہاں بھی تشریف لائے تھے لاہور کے چھوٹے بڑے نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے۔ بے شمار لوگ آپ کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے اور انوار باطنی آپ کی ذات سے حاصل کرنے لگے۔

آپ کی طلبی جہانگیر کے دربار میں

آپ نے اپنے مکتوبات میں اپنی شان کا ذکر کرتے ہوئے عروج مقامات کو واضح کیا ہے۔ بہت سے ظاہر پرست علماء آپ کے مخالف تھے انہوں نے شاہنشاہ جہانگیر سے شکایت کی کہ سرہند کا ایک شیخ احمد اپنے آپ کو حضرت صدیق سے بھی افضل برتر سمجھتا ہے۔ جہانگیر نے حکم دیا کہ ایسے شخص کو ہمارے حضور میں پیش کرو۔ حاسدوں نے جھٹ پیادے اور سوار روانہ کئے جب آپ تشریف لائے تو بادشاہ نے پوچھا کیا تم اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل جانتے ہو۔ آپ نے فرمایا جب ہم حضرت علیؓ کو جو حضرت خلیفہ چہارم ہیں حضرت صدیقؓ سے افضل نہیں جانتے تو ہم خود کس شمار قطار میں ہیں کہ ان سے افضل ہوں گے۔ بادشاہ نے کہا تمہارے مکتوبات میں کیوں کہتے ہیں فرمایا مکتوبات میں وہی کہتے ہیں جو استاد پیر و مرشد نے بتایا ہے ان میں سیر سلوک اور عروج مقامات کا جو ذکر ہے یہ عروج صرف لحظہ بھر کا ہے۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کس طرح فرمایا یہ یقینہ اسی طرح جس طرح تم کسی شخص کو اپنے پاس نزدیک بلا کر سرگوشی کرو تو ضرور ہے کہ یہ شخص مقامات ہفت ہزاری اور پنج ہزاری وغیرہ طے کرتا ہوا آئے گا اور لحظہ بھر کی سرگوشی کے بعد پھر اپنے اصل مقام پر واپس آ جائے گا۔ ان عبور مقامات سے ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ وہ شخص اب ہفت ہزاری وغیرہ مراتب سے بڑھ گیا ہے۔ ہمارا عروج بھی اسی طرح کا تھا لحظہ بھر کے بعد ہم پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے اس جواب سے بادشاہ کی تسلی ہو گئی۔ اور باعزاز تمام آپ کو رخصت کر دیا۔

آپ کا قید ہونا اور جہانگیر کی پشیمانی

لیکن بدباطن حاسد پیچھے لگے ہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ حضرت کو کسی مصیبت میں پھنسا دیں آخر کامیاب ہو گئے۔ جہانگیر کے حکم سے آپ گوالیار کے قلعہ میں قید کر دئے گئے۔ وہاں آپ کا قید ہونا باعث برکت ثابت ہوا۔ کیونکہ جس قدر کفار قیدی تھے وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے آپ کے بعض مریدوں نے بادشاہ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن آپ نے بشدت منع فرمایا اور کہا کہ ترقی مدارج ہمیشہ نزول بلا پر منحصر ہوتی ہے دو برس آپ قید خانہ میں رہے۔ بعد میں بادشاہ کو اس طرف خیال آیا۔ سخت نادم اور پشیمان ہوا۔ نہایت اعزاز سے قلعہ سے رہا کیا اپنے پاس بلوایا معذرت کی خود مرید ہوا۔

حضرت مجدد کی وفات

آپ کی پیدائش شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں ہوئی اور وفات کا واقعہ ۲۹ صفر ۱۰۳۴ھ روز دوشنبہ کو شہنشاہ جہانگیر کے عہد حکومت میں پیش آیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۲ سال کی تھی۔ مزار سرہند میں مرجع خاص و عام ہے

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

یوم خلافت پر مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

چٹاگانگ

۲۶ ہجرت نے ۲۶ ہجرت بعد نماز مغرب اجلاس منعقد کیا۔ صدارت کے فرائض ڈاکٹر محمد شفیق صاحب نائب صدر جماعت نے ادا کئے۔ تلاوت کلام پاک صدر محترم نے فرمائی۔ اس کے بعد ہلال الدین صاحب نے بنگلہ میں نظم پڑھی اور شیخ حبیب اللہ صاحب نے اردو نظم پڑھ کر سنائی۔

پہلی تقریر ظفر احمد صاحب نے بنگلہ زبان میں فرمائی۔ پھر عبد الرحیم صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت راشدہ کی برکات کے متعلق بیان فرمایا۔ کہ اگر اس زمانہ میں جماعت احمدیہ بھی اپنی ترقیات اور برکات سے حصہ لینا چاہتی ہے تو اسے خلافت سے وابستہ رہنا ہوگا۔

تیسری تقریر بنگلہ زبان میں ایس اے نظامی صاحب (نائب قائد خدام الاحمدیہ) نے فرمائی۔ اس کے بعد محمود احمد صاحب نے اردو زبان میں اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر یہ بات واضح کی کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور امر معروف میں خلیفہ وقت کی اطاعت کرنا فرض اور ضروری ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت بھی بیان فرمائی اور احباب جماعت کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کی تلقین فرمائی۔

بعد ازاں مسعود الحق صاحب نے خلافت اور اسکی اہمیت کے موضوع پر بنگلہ میں تقریر فرمائی۔ آخر میں صدر محترم نے دعا کروائی اور اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

بہاولپور

۲۷ ہجرت کو جماعت کے زیر اہتمام "یوم خلافت" منایا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم محمد اشرف صاحب ناصر صدر جماعت احمدیہ نے ادا فرمائے۔ تلاوت کلام پاک مکرم حکیم واحد بخش صاحب نے کی۔ اس کے بعد صدر محترم نے وہ عہد دہرایا۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء میں تمام جماعت سے لیا تھا۔ بعد میں خاکسار نے خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں کے تحت تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ خلافت کے انعام کی قدر نہ کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ گذشتہ واقعات سے ہم کو سبق سیکھنا چاہئے۔

بعد ازاں مکرم حکیم واحد بخش صاحب نے ضرورت خلافت کے موضوع پر اپنی تقریر میں مثالیں دے کر خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے برکات اور خصوصیات خلافت کے موضوع پر خطاب فرمایا اور آیت استخلاف سے برکات خلافت کو واضح فرمایا۔ اور فرمایا کہ جب تک ہم اعمال صالحہ بجالاتے رہیں گے خلافت کی برکات سے متمتع ہوتے رہیں گے۔ جلسہ کے اختتام کا اعلان دعا کے بعد فرمایا۔

جلسہ میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد

۲۷ ہجرت جلسہ زیر صدارت چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت و عزیز مبارک مدثر کی نظم کے بعد چوہدری محمد اقبال صاحب ایم اے بی۔ ٹی نے "خلافت کا آسمانی نظام" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کے قیام پر تفصیل سے واقعات بیان کئے۔ آپ نے خلافت راشدہ کی خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے طلبہ کو زندگی وقف کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے تقریر فرمائی جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

(سیکرٹری سٹاف)

ایبٹ آباد

۲۷ ہجرت بعد نماز جمعہ جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے برکات خلافت اور مقام خلافت اور خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ اور غلبہ اسلام اور حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت و درازی عمر کی دعاؤں پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

الحمد للہ کہ تمام جماعت مرد و زن حاضر تھے۔

(چراغ دین مربی و صدر جماعت احمدیہ)

چک ۲۷ الف

۲۷ ہجرت بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں منور احمد صاحب محمود نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے خلافت کی اہمیت خلافت اور ہماری ذمہ داریاں پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اسی طرح یہ تقریب ایک گھنٹہ جاری رہنے کے بعد دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین ثم آمین۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

چھور چک ۱۱۷

چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ یوم خلافت کی تقریب پر بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ ادریس عابد متعلم حافظ کلاس نے تلاوت کی۔ بعدہٗ چوہدری عزیز احمد صاحب نے الفضل اور صباح سے دو نظمیں پڑھیں اور ماسٹر سید علی صاحب ہاشمی نے برکات خلافت پر الفضل میں سے ایک مضمون پڑھا۔ ازاں بعد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی ایک تقریر خلافت کے بارے میں پڑھ کر سنائی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

محمد ابراہیم واحد

قابل تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

حسب ذیل مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنا بجٹ سال رواں پہلی ششماہی میں تدریجی بجٹ کے مطابق پچاس فیصدی یا اس سے زائد ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

(نوٹ:۔ ۱۰۰٪ ادائیگی والی مجالس کی فہرست علیحدہ شائع کی جا رہی ہے)

نام مجلس	ضلع	نام مجلس	ضلع	نام مجلس	ضلع	نام مجلس	ضلع
کیانہ	راولپنڈی	۱۲۱ ر ب	لائلپور	ملتان شہر	ملتان	اوون آباد	بہاولنگر
رسول	گجرات	گوجرہ	"	مظفر گڑھ	۱۳۰/D.G.K	عارف والا	ساہیوال
منڈی بہاؤالدین	"	۱۲۷ ر ب	"	جلالپور	ملتان	۳۶۳/ھ ج	"
شادیوال	"	ڈوبہ بیگ سنگھ	"	پیر محل	"	بھاٹا نتھے	آزاد کشمیر
خوشاب	سرگودھا	۲۲۴ ب	"	سیالکوٹ شہر	سیالکوٹ	کوٹھی	"
چک ۹۹ ش	"	۲۰۸ ب	"	لیاز الہ	"	گوئی	"
" ۲۰۷	"	۲۷۵ ر ب	"	کوٹ کریم بخش	"	جوہی	داؤد
مٹھا ٹوانہ	"	ڈھنڈی	رحیم یار خاں	بکھو بھٹی	"	احمد آباد ٹیلے	تھرپارکر
چک ۸۶ جنوبی	"	جھول	"	اکال گڑھ	گوجرانوالہ	ناصر آباد	"
" ۴۰ جنوبی	"	P-74	"	پیر کوٹ ثانی	"	سانگھڑ	سانگھڑ
" ۴۵	"	بستی کیناوالی	"	مانگٹ اونچے	"	انور آباد	لاڑکانہ
سرگودھا شہر	"	کوٹہ	کوٹہ	لائلپور چھاؤنی	لاہور	جیکب آباد	جیکب آباد
بھیرہ	"	کراچی	کراچی	چوہڑکانہ	شیخوپورہ	کرندی	خیرپور
بھلوال	"	مردان	مردان	کالیہ	"	رحمان آباد	زاہد آباد
لائلپور شہر	لائلپور	ٹوپی	"	سانگلہ ہل	"	گڑھ عبد الحمید	"
۳۱۲ ر ب	"	شورکوٹ	جھنگ	راجن پور	ڈیرہ غازیخان	گڑھ اوباؤ	"
۵۶۵ ر ب	"	پنڈ بیگوال	راولپنڈی	اوچ شریف	بہاولپور	گلارچی	حیدرآباد
چک ۷۲ ش	سرگودھا	۲۳/D.N.B	بہاولپور	۱۶۶/مراد	بہاولنگر	۱۶۳/M.B	ملتان

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ چیز چندہ تحریک سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دیانتداری سے کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک کی پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی بوجھ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(دفتر امانت تحریک جدید ربوہ)

احمدی اطباء کی فوری توجہ کیلئے

جیسا کہ اطباء کو معلوم ہے کہ بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک سسٹم آف میڈیسن کے ممبران کے انتخابات جلد ہی ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ احمدی اطباء کے مکمل پتے درکار ہیں۔ مہربانی فرما کر اعلان ہذا پڑھتے ہی تمام احمدی اطباء اپنے مکمل پتہ سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔

(حکیم خورشید احمد۔ صدر آل پاکستان احمدیہ طبی ایسوسی ایشن۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پندرہ ارب ۲۳ کروڑ روپے کا زرمبادلہ کمایا

راولپنڈی ۵ جون۔ مرکزی وزارت خزانہ کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر نورالاسلام سکندر نے بتایا ہے کہ پاکستان نے ۶۳-۱۹۶۲ء سے ۶۷-۱۹۶۶ء تک پانچ سال میں مجموعی طور پر ۱۵ ارب ۲۳ کروڑ ۳۳ لاکھ روپے کا زرمبادلہ کمایا قرضوں کی واپسی کے سلسلے میں اب تک ایک ارب ۶۲ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کا زرمبادلہ صرف کیا گیا۔ وہ قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران ایک سوال کا جواب دے رہے تھے

وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان نے بتایا کہ جزیرہ قطب دیا میں روشنی کے پرانے مینار کی جگہ ایک اور مینار تعمیر کیا جائے گا۔ تعمیر کا کام جلد ہی شروع کر دیا جائے گا جزیرہ قطب دیا خلیج بنگال میں واقع ہے۔ مولوی فرید احمد کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے مزید بتایا ہے کہ روشنی کا مینار سے ایک میل جنوب میں ساحل سے کوئی پون کے فاصلے پر تعمیر کیا جائے گا۔ اس کی تعمیر کا ٹھیکہ فرانس کی ایک فرم کو دیا گیا ہے۔ وزیر دفاع نے بتایا کہ حال ہی میں انہوں نے دیکھا کہ پرانا مینار خطرے میں نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ رائے درست نہیں کہ مینار کو گرانے کے باعث مکمل تباہی کا خطرہ لاحق ہے۔ وزیر دفاع نے ایوان کو بتایا کہ چٹاگانگ کی بندرگاہ کے حکام بندرگاہ میں چھ حفاظتی پلوں کی تعمیر سمیت تکمیل طلب کاموں کو جلد مکمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

فرانس میں دوبارہ ہنگامے زور پکڑ گئے

پیرس ۵ جون۔ فرانس میں صورتحال پھر خراب ہو گئی ہے۔ اور بہت سی ایسی یونینیں جنہوں نے کام پر واپس آنے کا اعلان کیا تھا اب اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر رہی ہیں۔ یہ صورت نئے وزیر اطلاعات کے نشری تقریر کے فوراً بعد پیدا ہوئی۔ ریڈیو پیرس کی نشریات اس اعلان کے بعد اچانک بند ہو گئیں کہ ریڈیو کا عملہ بھی ہڑتال میں شامل ہو گیا ہے وزیر اعظم پومپیڈو نے کل یہاں بتایا کہ اب تک ہڑتال سے ملک کو ایک ارب پونڈ کا نقصان پہنچا ہے انہوں نے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ قوم کو صدر ڈیگال اور سوشلزم میں سے کسی ایک کو چننا ہوگا

اگرتلہ سازش کیس کی سماعت

لاہور ۵ جون۔ اگرتلہ سازش کیس کی سماعت چند انتظامی امور مکمل ہونے کے فوراً بعد شروع ہو جائے گی۔ ان امور کو فوجداری قانون کے ترمیمی آرڈیننس کے تحت قائم کردہ خاص ٹریبونل طے کر رہا ہے یہ بات کل خاص ٹریبونل کے رجسٹرار مسٹر اے مرزا نے لاہور میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے ٹریبونل کو کیس کے متعلق اپنا بیان مع فہرست ملزمان پیش کر دیا ہے۔

رجسٹرار نے کہا کہ ہر ملزم کے خلاف مبینہ الزامات کی فہرست اور ان کی تصدیق میں پیش کئے جانے والے گواہوں کی فہرست بھی استغاثہ کی طرف سے ٹریبونل کو بھیج دی گئی ہے۔ سماعت کی تاریخوں کا اعلان ٹریبونل کی طرف سے کیا جائے گا۔

بجلی کے سامان کا سیالکوٹ شہر کا کارخانہ

سیالکوٹ ۵ جون۔ سامان بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ سمال اسکیل انڈسٹری سکیم کے تحت سیالکوٹ میں کارخانہ قائم ہوا ہے۔ اس وقت سامان بجلی تیار کرنے والا دوسرا کارخانہ ہے جو کہ گورنمنٹ انڈسٹری سٹیٹ میں قائم ہوا ہے۔ کارخانہ کے پروپرائٹر میاں محمد شفیع صاحب ہیں جو کہ سیالکوٹ شہر کے شریف شہری اور معزز گھرانے میں شمار ہوتے ہیں۔ تمام سامان ہیکو ٹسٹ میں تیار کیا جاتا ہے جس میں ہر رنگ پیدا ہوتا ہے داہ میڈیل جو فٹنگ میں استعمال ہوتا ہے۔ وہ بھی فیکٹری میں تیار ہوتا ہے مشینری تمام پاکستان کی تیاری ہوئی ہے۔ جس سے پاکستان کو زرمبادلہ میں بھاری بچت ہے۔ سامان بجلی مثلاً ۱۵ ایمپیر سوئچ پیگ کمانڈ ۱۵ ایمپیر ساکٹ تھری پن ۱۵ ایمپیر شو تھری پن ۱۵/۱۰ ایمپیر شو تھری پن ڈوپن ساکٹ پورسلین ڈوپن ہینڈل شو، یہ تمام آئٹم مارکیٹ میں مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ گورنمنٹ اسٹیٹ سمال اسکیل انڈسٹریز کی معرفت اس کے نمونہ جات لاہور نمائش میں شو کئے گئے ہیں

چیف جسٹس فضل اکبر نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا

کراچی ۵ جون۔ سپریم کورٹ کے نئے چیف جسٹس مسٹر جسٹس فضل اکبر نے کل اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ صدر ایوب نے ان سے حلف لیا۔ اس سلسلے میں ایوان صدر میں ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ مسٹر جسٹس فضل اکبر پہلے مشرقی پاکستان ہیں جو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مقرر ہوئے ہیں۔ وہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس اے رحمان کی جگہ مقرر ہوئے ہیں جو کل ریٹائر ہو گئے تھے۔

جسٹس عبدالستار سپریم کورٹ کے نئے جج مقرر ہو گئے۔

راولپنڈی ۵ جون۔ مسٹر جسٹس عبدالستار نے کل مغربی پاکستان ہاؤس میں سپریم کورٹ کے جج کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ چیف جسٹس مسٹر جسٹس فضل اکبر نے حلف لیا۔ تقریب میں قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان مرکزی وزیر قانون مسٹر ایس ایم ظفر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے جج صاحبان شریک ہوئے

بلغاریہ کی طرف سے ۳۰ لاکھ پونڈ قرضہ کی پیشکش

راولپنڈی ۵ جون۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے اقتصادی امور نواب صمام صادق علی نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ پاکستان نے بلغاریہ کی طرف سے ۳۰ لاکھ پونڈ کے قرضہ کی پیشکش اصولی طور پر قبول کر لی ہے لیکن ابھی اس سلسلہ میں کوئی باقاعدہ معاہدہ طے نہیں ہوا۔ پارلیمانی سیکرٹری نے مزید بتایا کہ پاکستان چاہتا ہے کہ قرضہ کی شرائط نسبتاً آسان ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پیشکش کا مسودہ پاکستان کو ۱۹۶۶ء میں موصول ہوا تھا۔

شام اپنی ضروریات کی تمام اشیاء پاکستان سے خریدنے کو تیار ہے۔

راولپنڈی ۵ جون۔ مرکزی وزیر تجارت نواب زادہ عبدالغفور خان ہوتی نے کل یہاں شام کے سفیر فوزی صفوات نے نواب زادہ ہوتی کو بتایا کہ شام اپنی ضروریات کی تمام اشیاء پاکستان سے خریدنے کو تیار ہے۔

نواب زادہ عبدالغفور خان ہوتی نے نیپال کے مسٹر بیات کے ساتھ بات چیت کے دوران دونوں ملکوں کی موجودہ تجارت کے حجم کا جائزہ لیا۔

قرآن مومنوں کے لئے بہت بڑی ہدایت اور بشارت کا موجب ہے

ہدایت کا کوئی درجہ اور مقام ایسا نہیں جس کی طرف قرآن کریم بنی نوع انسان کی رہنمائی نہ کرتا ہو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النمل کی آیت تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ یہ قرآن مومنوں کے لئے بہت بڑی ہدایت اور بشارت کا موجب ہے۔ اس جگہ هُدًى کی تنوین تعظیم کے لئے استعمال کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ ہدایت بہت بڑی شان رکھتی ہے۔ یعنی ہدایت کا کوئی درجہ اور مقام ایسا نہیں ہے جس کی طرف قرآن کریم بنی نوع انسان کی رہنمائی نہ کرتا ہو۔ یوں تو اپنے زمانہ میں تورات بھی دنیا کی ہدایت کا موجب تھی اور انجیل بھی دنیا کی ہدایت کا موجب تھی اور شنداختا بھی دنیا کی ہدایت کا موجب تھی مگر کامل ہدایت جس نے انسان کو نقطۂ کمال تک پہنچایا۔ اور جس کے بعد قیامت تک کے لئے کسی اور ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت نہیں۔ وہ صرف قرآن کریم ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر ہدایت کے مختلف مدارج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اَلَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى (محمد) یعنی جو لوگ ہدایت کے راستہ پر چل پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت پر ہدایت دیتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح خدا تعالیٰ غیر محدود ہے اسی طرح اس کے قرب کی راہیں بھی لامتناہی ہیں۔ مگر قرآن کریم کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر مرحلہ پر انسان کی رہنمائی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستہ میں کوئی مقام بھی ایسا نہیں آتا جب انسان اپنے آپ کو قرآنی رہنمائی سے مستغنی سمجھ سکے۔ وہ شروع سے لے کر آخر تک قرآنی ہدایت کا محتاج رہتا ہے۔ اور قرآن بھی اسے قدم قدم پر اپنے انوار اور برکات سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ یہ مومنوں کے لئے بشارت کا بھی موجب ہے یعنی یہی نہیں کہ قرآن انسان کے سامنے اللہ تعالیٰ کے قرب کے غیر متناہی دروازے کھولتا ہے بلکہ وہ اس کی تائید میں اپنے نشانات بھی ظاہر کرتا ہے اور اپنی بشارتوں سے بھی اسے حصہ دیتا ہے اگر مومن کی تائید میں الٰہی نشانات ظاہر نہ ہوں تو چونکہ ہدایت ایک روحانی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب دوسروں کو مادی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا۔ اس لئے لوگ اس شبہ میں مبتلا رہ سکتے تھے کہ معلوم نہیں یہ سچ بھی کہہ رہا ہے یا نہیں۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی تائیدات مومنوں کے شامل حال رکھتا ہے اور اپنے نشانات ان کی ایمانی تقویت کے لئے اور ان کے دشمنوں پر حجت تمام کرنے کے لئے نازل کرتا رہتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہوتے ہیں کہ یہ لوگ حقیقتاً ہدایت یافتہ ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر لیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۱۷۰)

تقریب رخصتانہ

ربوہ مورخہ ۲ احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲ جون ۱۹۶۸ء بروز اتوار عزیزہ امۃ الرفیق شمیم صاحبہ بنت مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی افسر حفاظت کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ سال عزیز نفیس احمد صاحب ابن مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم الحفاظ جامعہ احمدیہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ ۲ احسان کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں عمل میں آئی۔ جس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی بعدہٗ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے محمود کی آمین کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ ۳ احسان کی دوپہر کو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے اپنے مکان واقع دارالعلوم پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بعض مقامی احباب شریک ہوئے۔ دعوت طعام کے اختتام پر مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین اللھم آمین)

امریکہ کے صدارتی امیدوار رابرٹ کینیڈی کو گولی مار کر ہلاک کرنے کی کوشش

حملہ آور کی گولیاں کینیڈی کے شانے اور دماغ میں پیوست ہو گئیں ملزم موقع پر گرفتار کر لیا گیا

واشنگٹن ۶ جون۔ امریکہ کے ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار سینیٹر رابرٹ کینیڈی کو پرسوں رات لاس اینجلز شہر میں گولی مار کر ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک گولی ان کے کندھے میں اور دوسری سر میں لگ کر دماغ میں گھس گئی۔ جراحوں نے چار گھنٹے کے طویل آپریشن کے بعد گولی نکال لی اور بتایا کہ اس سے دماغ کو نقصان نہیں پہنچا۔ اس کے باوجود سینیٹر کینیڈی کی حالت نازک ہے۔ وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئے۔ ایک ۲۵ سالہ فلسطینی مہاجر کو قاتلانہ حملہ کا ملزم قرار دیا گیا ہے۔ جو گیارہ سال سے امریکہ میں مقیم ہے۔ اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سینیٹر کینیڈی پر قاتلانہ حملہ سے ساری دنیا میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور اس حملہ کی شدید مذمت کی جا رہی ہے۔ آخری اطلاع کے مطابق ڈاکٹروں نے بتایا کہ سینیٹر کینیڈی کی حالت انتہائی نازک ہے۔

بتایا گیا ہے سینیٹر کینیڈی کیلیفورنیا کے ابتدائی انتخاب میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے بعد ہوٹل کے بار روم میں اپنے حامیوں سے خطاب کرنے کے بعد ڈائس سے اتر کر مصافحہ کر رہے تھے۔ کہ ایک ۲۴ سالہ کرد نوجوان نے جو پستہ قد اور سیاہ بالوں والا تھا صرف تین گز کے فاصلہ سے ۲۲ بور کے پستول سے ریوالور سے آٹھ گولیاں چلائیں۔ ان میں سے ایک گولی سینیٹر کینیڈی کے کاندھے اور دوسری کان کو چھوتی ہوئی دماغ تک جا لگی۔

مجھے سخت صدمہ ہوا ہے۔ صدر ایوب

راولپنڈی۔ ۶ جون۔ صدر محمد ایوب خان نے سینیٹر رابرٹ کینیڈی پر بزدلانہ حملہ پر رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ سینیٹر رابرٹ کینیڈی پر یہ حملہ پرسوں رات امریکہ کے شہر لاس اینجلز میں کیا گیا۔ صدر ایوب نے مسز رابرٹ کینیڈی کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ مجھے آپ کے شوہر پر قاتلانہ حملہ کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ ہماری دعائیں اور ہمدردیاں آپ کے اور آپ کے خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سینیٹر کینیڈی کو زندگی عطا کرے تاکہ وہ اپنی قوم اور ملک کی برسوں تک خدمت کر سکیں۔

ایک اطلاع کے مطابق فرانس کے صدر ڈیگال۔ اٹلی۔ بھارت۔ زمبیا، ملائشیا اور دوسرے ملکوں کے سربراہوں نے بھی سینیٹر کینیڈی پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کی ہے۔

• واشنگٹن ۶ جون۔ صدر جانسن نے خفیہ سروس کو حکم دیا ہے کہ صدارتی انتخاب کے امیدواروں اور ان کے خاندان کی حفاظت کے لئے فوری طور پر انتظامات کئے جائیں۔

اشتہار نیلام

۸۸۸۸ درختان ایستادہ و افتادہ = ۲،۵۶،۱۰۰ رچنار لاٹ ٹمبر یونٹ از قسم فرش اور جان۔ شیشم۔ بیر اور جنڈ واقع چک نمبر ۱۰۰ میانوالی شیخوپورہ جو کہ میانوالی شہر سے ۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کا مورخہ ۱۱ جون ۱۹۶۸ء بوقت دس بجے صبح صدر دفتر جنگلات میانوالی میں نیلام کیا جاوے گا۔

خواہش مند حضرات سے التماس ہے کہ وہ مذکورہ لکڑی قبل از وقت مشاہدہ کر لیویں شرائط نیلام موقع پر سنائی جاویں گی۔ ایگریمنٹ و دیگر تفصیلات دفتر زید سنٹرل میں کسی دن دفتری اوقات میں باسوائے تعطیل ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ کل زر نیلام کا دس فیصدی کامیاب بولی دہندہ سے موقع پر بطور بیعانہ وصول کیا جاوے گا۔

ملاحظہ جنگلات میانوالی فارسٹ ڈویژن۔ میانوالی

HB/ 344 (A) - 1968